بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Date

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام مسئلہ ھذا کے

① تبلیغی جماعتوں میں ایک سال کیلئے نکلنے کی بھی ترتیب ہے (اندرون ملک میں اور بیرون ملک میں) "زید اس یک سالہ خروج کا بڑی شد و مد سے رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بدعت ہے اور نص کے خلاف ہے اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر صحابی کیلئے چار ماہ کے بعد جہاد سے واپس گھر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ لہذا ایک سال کیلئے شادی شدہ کو نکلنے کی اجازت نہیں ہے ہاں چار ماہ کیلئے نکلنے کی اجازت ہے۔" دوسری طرف عمرو کا موقف یہ ہے کہ ① سب سے پہلے شادی شدہ کیلئے ایک سال کے سفر میں نکلنے کی ترتیب میں یہ ضروری ہے کہ وہ بیوی سے اجازت لے نان ونفقہ اور حفاظت کا بندوبست کرے پھر نکلے۔
٢ دوسری بات اجماعتوں میں (الہٰی) "اجارت فی الدین" نہیں "اجارت للدین" ہے کہ یکسوئی سے وقت "دعوت الی اللہ" میں گزارا جائے مطلب جیسے موجودہ زمانہ میں مدارس دینیہ ہیں ایسے ہی جماعتوں میں نکلنا ہے اور مدارس پر بدعت کا حکم لگانے کا کوئی بھی قائل نہیں۔ ٣ تیسری بات! ہر صحابی کیلئے چار ماہ بعد گھر لوٹنے کا حکم حتمی اور ہر زمانہ کیلئے نہیں تھا بلکہ وقتی اور غیر حتمی تھا جیسا کہ احادیث، سیرت صحابہ، تابعین و ائمہ اربعہ سے معلوم ہوتا ہے اسی وجہ سے بعد والوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور "چار ماہ" سے زائد نکلنے والوں پر نکیر نہیں کی۔ لہذا وہ وقتی معاملات کے اعتبار سے تھا۔ ٤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ اپنے اہل مشورہ سے مشورہ کرنے کے بعد جاری نہیں کیا تھا اور نہ ہی دوسرے مسائل (تراویح، ایک مجلس میں تین طلاق) کی طرح اجماع کروایا تھا۔
٥ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی (حضرت حفصہ رضی) سے ہی پوچھا اسمیں ان کی بیوی اور دوسری عورتوں سے رائے نہ طلب کی گئی۔ یہ حکم تو مختلف اشخاص کے اعتبار سے بدل جاتا ہے لہذا اگر بیوی راضی ہو تو نکلا جا سکتا ہے۔
٦ علاوہ ازیں دنیا کمانے کیلئے شادی شدہ نوجوان دور دراز دوسرے ممالک میں نکل کر جاتے ہیں سالہا سال لوٹ کر نہیں آتے ان کے خلاف کسی مفتی صاحب نے فتویٰ نہیں دیا۔
٧ رہی یہ بات کہ گھر والے ناراض ہوتے ہیں تو سنو! جب گھر پر (اپنی کمائی کی شکلوں میں رہتے ہوئے) شریعت پر چلنا مشکل ہو گیا ہو اور ایمانی طاقت اتنی نہیں کہ وہ اپنے (اور اپنے اہل) کو شریعت پر چلا سکے۔ تو ایسی حالت میں مطلوبہ ایمانی قوت کا حصول ضروری ہے اور یہ بات مشاہدہ سے اور تجربہ سے اظہر من الشمس ہے کہ مقام پر رہنے کے بجائے ماحول سے کچھ عرصہ ہٹ کر فکر اور محنت کرنے سے مطلوبہ نتائج و تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں۔
...... تو یہ تھا زید اور عمرو کا موقف۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں اپنے اپنے موقف میں مصیب ہیں یا مخطی؟ خاص طور پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے بارے میں جو عمرو کا موقف ہے اس کا معلوم کرنا ہے۔ نیز عمرو کے اس موقف کا تحقیقی تجزیہ حوالہ کتب سے مطلوب ہے۔

② موجودہ دور میں خضاب کیلئے مختلف کریمیں لوشن وغیرہ دستیاب ہیں ان میں مختلف رنگ ہوتے ہیں مثلاً "سیمسول ہیر کلر" میں چار رنگ ١ کالا ٢ براؤن پھر براؤن میں تین رنگ ہیں بالکل سیاہی کے قریب (ڈارک براؤن) درمیانہ - ہلکا۔ ان کا کیا حکم ہے۔ نیز اگر کسی شخص کی شادی سے پہلے اس کے بال (داڑھی یا سر کے) سفید ہو جائیں۔ اور یہ اس دور میں (اللہ معاف کرے) عیب سمجھے کیا یہ شخص کالا خضاب استعمال نہیں کر سکتا۔

(۴) استیعاب راس کے طریقہ مسنونہ کے بارے میں کافی الجھن ہے مسائل بہشتی زیور (مفتی عبد الواحد صاحب دیدبجہ) مسح میں
ص ۱۴ پر مسح کے دو طریقے لکھے ہوئے ہیں جو احادیث میں وارد ہیں ① اپنے دونوں ہاتھ سر کے ابتدائی حصہ
پر رکھ کر پیچھے کھینچ لیں ② دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں مقدم راس پر رکھ کر پیچھے کھینچیں۔ پھر سر کی دونوں
جانبوں پر ہتھیلیاں رکھ کر آگے کھینچ لاوے پھر سبابہ سے اور انگوٹھے سے کانوں کا مسح کرے۔
درس نظامی کی مختلف کتب میں مختلف طریقے وارد ہیں۔ منیۃ المصلی۔ نور الایضاح۔ کنز الدقائق
شرح وقایہ، ھدایہ کے حواشی میں۔ اور مظاہر حق میں طریقہ ۲ مذکور ہے۔ میں طریقہ نمبر ۱ ملا۔
جبکہ بہشتی زیور، حلبی کبیری، قدوری کے حاشیے، شرح وقایہ کے حاشیے (میں دونوں طریقے مذکور ہیں)
علاوہ ازیں حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانوی نور اللہ مرقدہ صاحب احسن الفتاوی نے اپنے ایک رسالہ طریقہ
طریقہ مسح و طریقہ تیمم میں مروجہ طریقہ (طریقہ ۲) کو بدعت قرار دیا ہے اور طریقہ ۱ کو بے شمار دلائل سے ثابت کیا ہے۔
مشکوۃ ج ۱ ص ۲۹۲ (رشیدیہ) میں طریقہ ۲ کے بارے میں لکھا گیا ہے "فلا اصل لہ....." اگر ایسا ہے
تو اس وقت علماء کرام کی اکثریت اسی طریقہ (۲) کو اپنائے ہوئی ہے اور درس نظامی کی بے شمار کتب اس سے بھری ہوئی
ہیں۔ آخر کیسے اتنے بڑے بڑے علماء نے اس طریقے کو اپنی کتابوں میں درج کر دیا۔
نیز طریقہ ۱ جہاں بھی ملا وہاں (حلبی مشکوۃ وغیرہ میں) ادبار کا تو ذکر ہے اقبال کا نہیں حالانکہ
طریقہ مسح کی احادیث میں اقبال و ادبار دونوں کا ذکر ہے دیکھئے مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۴۶ (رحمانیہ) اور پھر مشکوۃ کی
شروحات میں بھی اقبال و ادبار دونوں کا ذکر ہے حتی کہ مرقات میں بھی۔
براہ کرم بالتفصیل جواب عنایت فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

فقط والسلام
محمد راشد ڈسکوی
مدرسہ عربیہ رائیونڈ
۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۸ ہجری

الجواب حامدًا ومصلیا

۱............اس سلسلہ میں عمرو کا موقف درست ہے، جیسا کہ امداد الاحکام جلد دوم میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ تاہم مروجہ شکل میں تبلیغ حالاتِ زمانہ کے لحاظ سے بہت مفید اور نتائج کے لحاظ سے بہت ہی مناسب ہے، تاہم اس کو اس شکل اور اس ترتیب کے ساتھ ضروری قرار دینا یا سنت ومستحب قرار دینا درست نہیں، جیسا کہ مروجہ شکل میں علم دین کا حصول ہے۔

۲............خالص کالے رنگ کے علاوہ دوسرے کسی بھی رنگ کا خضاب استعمال کرنا جائز ہے، اور خالص کالے رنگ کے خضاب میں یہ تفصیل ہے کہ اگر:

الف: مجاہد لگائے، تو جائز ہے

ب: کسی دھوکہ دینے کے لئے لگائے، تو حرام اور ناجائز ہے۔

ج: زینت کے لئے تاکہ بیوی خوش ہو جائے، یہ مفتی بہ قول کے مطابق مکروہ ہے۔

تاہم اگر طبعی عمر سے پہلے کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے کسی کے بال سفید ہو جائیں، تو اس کے لئے کالے خضاب کی بھی گنجائش ہے۔

۳............اس مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ دونوں طریقے درست ہیں، ان میں کسی کو بدعت کہنا درست نہیں، کیونکہ دوسرے طریقہ کو بھی علماء کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے، تاہم یہ سنت نہیں، بہتر اور سنت پہلا والا طریقہ ہے، جیسا کہ فتح القدیر میں اس کو مسنون کہا ہے۔

والمسنون فی کیفیة المسح ان یضع کفیه واصابعه علی مقدم رأسه آخذا الی قفاه علی وجه یستوعب ثم یمسح اذنیه علی مایذکره الخ (۱۲/۱) والله تعالی اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۸/۴/۱۸ھ

الجواب صحیح
بندہ عبداللہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۹-۴-۱۴۲۸ھ